سوال

(206) دس سال سے زائد یا کم عمر بچوں کو تعلیم ،تادیب ، کسی خطاء ،جرم یا نماز چھوڑنے پر مارنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء شرع متین اس مسئلہ میں کہ بچوں کی (خواہ دس سال سے زائد یا کم) تعلیم یا تادیب یا کسی خطاء اور جرم یا صلوۃ پر مارنا جائز ہے یا نہیں ؟ اگر مارنا جائز ہے تو دلیل اگر مارنا جائز ہے تو مارنے کی کیا حد ہے اور کس عمر والے کو اور کس جرم پر ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب بچے اور بچیاں دس برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو نماز کے چھوڑنے اور ترک کرنے پر ایسی مار مارنی جائز ہے جو سخت تکلیف و مشقت کا باعث نہ ہو اور مارنے میں چہرے سے بچنا چاہیے اور ایسی مار سے بھی بچنا ضروری ہے جس سے کسی عضو کو خاص نقصان پہنچ جائے ۔ ''عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ» (ابوداود (کتاب الصلاة باب متی یؤمر الغلام بالصلاة (495)1/) وفی الباب عن سبرة بن معبد الجہنی ، اخرجہ الترمذی (کتاب الصلوۃ باب متی یؤمر الصبی بالصلاة (704)2/259) وابواؤد (کتاب الصلاة باب متی یؤمر الغلام بالصلاة (494)1/) ، قال العلقمی فی شرح الجامع الصغیر : ''إنما أمر بالضرب لعشر، لأنہ حد یتحمل فیہ الضرب غالباً، والمراد بالضرب ضربا غیر مبرح، وأن یتقی الوجہ فی الضرب،، انتہی .

بخاری ومسلم (بخاری ، کتاب الوتر باب ماجاء فی الوتر 2/12، کتاب الوضوء باب قراءة القرآن بعد لحدث 53/1 ، ومسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا ، باب الدعا فی صلاۃ اللیل (763)6/1) . وغیرہ کی ایک طویل حدیث میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (جن کی عمر آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت کل 13 برس کی تھی) فرماتے ہیں : '' فقمت إلی جنبہ إذا أغفیت أخذ بشحمة أذنی ،، (فتح الباری 2/483) علامہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں : '' وفیہ جواز عرک أذن الصغیر، لأجل التأدیب أو لأجل المحبة ،، اور حافظ الدنیا امام ابن احجر حدیث کی شرح کے ذیل میں فرماتے ہیں (2 485) : '' وَفِيهِ صِحَّةُ صَلَاةِ الصَّبِيِّ وَجَوَازُ فَتْلِ أُذُنِهِ لِتَأْنِيسِهِ وَإِيقَاظِهِ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الْمُتَعَلِّمَ إِذَا تُعُوهِدَ بِفَتْلِ أُذُنِهِ كَانَ أَذْكَى لِفَهْمِهِ ،، انتہی ، قال القاری : '' وفتلها إما لینبهه علی مخالفة السنة ، أو لیزداد تیقظه لحفظ تلك الأفعال ، أو لیزیل ما عنده من النعاس ،، . ترک صلوۃ کے علاوہ دوسری بڑی خطاوؤں اور جرموں پر شرط مصلحت و مقتضائے وقت اس عمر کے بچے اور بچیوں کو معمولی طور پر ان کے مربی مار سکتے ہیں ، لیکن واضح ہو کہ تمام بچوں کی تعلیم و تربیت یکساں نہیں ہوتی ہے ۔ بعض بچے مار سے خراب ہو جاتے ہیں اور بعض بغیر مارے ہوئے درست ہوتے ہیں ، ان امور کی رعائت اتالیق و معلم اور نگران و مربی والدین اور استاد کی صلاحیت اور اپنی لیاقت پر موقوف ہے ۔

(کتبہ عبید اللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسہ دار الدیث الرحمانیہ بدہلی ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 320

محدث فتویٰ